حیا و پردے کی اہمیت اور اس کی ترغیب پر مشتمل ایک خوبصورت بیان

غیرت مند شوہر

- مسلمانوں کی غیرت 6
- مسلم معاشرہ تباہی کے دہانے پر 9
- غیرت کسے کہتے ہیں؟ 15
- غیرت ہے تو مرد ورنہ!!!! 19
- چادر اور چار دیواری 26
- بدنگاہی کی ہاتھوں ہاتھ سزا 33
- بے پردگی سے توبہ 42

مکتبۃ المدینہ
(دعوت اسلامی)

المدینۃ العلمیۃ
(دعوت اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

غیرت مند شوہر [1]

دُرود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 55 صَفحات پر مشتمل رسالے ''کراماتِ فاروقِ اعظم'' میں **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ درودِ پاک کی فضیلت تحریر فرماتے ہیں کہ وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صَحابیّت کے دَرَخشاں ماہتاب، نِظامِ عَدل کے روشن آفتاب، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ** (صَلَّی اللّٰہ

[1]......مبلغِ دعوتِ اسلامی ونگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ بمطابق 21 جولائی 2011ء کو فرمایا۔ ضروری ترمیم واضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اوراُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی دُعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تم اپنے نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیرت مند شوہر

حضرت سیِّدُنا قاضی ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ''رَے'' (ایران کے موجودہ دارالخلافہ تہران) کے قاضی حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے ملنے گیا، اس وقت قاضی صاحب مَسندِ قضا پر بیٹھ کرلوگوں کے مسائل حل فرمارہے تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اتنے میں ان کے پاس ایک ایسا ایمان افروز مقدمہ پیش ہوا جس نے وہاں موجود تمام لوگوں کے ایمان کوتازہ کردیا۔

ہوا کچھ یوں کہ ایک نقاب پوش عورت حاضر ہوئی جس کے سرپرست کا دعویٰ تھا کہ اس عورت کا نکاح کے وقت پانچ سو دینار مہر مقرر ہوا تھا مگر اس کا شوہر مہر کی رقم ادا نہیں کررہا اور جب شوہر کو بلا کر پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ مہر کا یہ دعویٰ

[1] ......سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی، الحدیث: ۴۸۶، ج ۲، ص ۲۸

بے بنیاد ہے۔ قاضی صاحب نے مُدّعی سے کہا کہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے گواہ پیش کرو جو اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی اس مرد نے نکاح کے وقت پانچ سو دینار مہر مقرّر کیا تھا۔ پس جب گواہ عدالت میں حاضر ہوئے اور عورت کو کہا گیا کہ وہ بھی کھڑی ہو جائے اور اپنا نقاب اتار دے تاکہ گواہ اسے پہچان کر اس کے حق میں گواہی دے سکیں کیونکہ جب گواہ **مُدَّعِی** (دعوی کرنے والا) یا **مُدَّعٰی عَلَیْہ** (جس پر کسی حق کا دعویٰ کیا جائے) کی موجودگی میں گواہی دے تو اس پر لازم ہے کہ ان کی طرف اشارہ کر کے واضح طور پر گواہی دے، وہ عورت حیا والی تھی اس لیے بے نقاب ہونے میں پس وپیش سے کام لینے لگی۔

اس کے شوہر نے جب دور سے یہ سب کچھ دیکھا تو پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ گواہ ہیں جو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس نقاب کے پیچھے واقعی تمہاری زوجہ ہی ہے تاکہ پہچان کر اس کے حق میں گواہی دے سکیں۔ یہ سن کر **غیرتمند شوہر** پکار اُٹھا: ''انہیں روک دو، میں قاضی صاحب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ جو دعویٰ میری زوجہ نے مجھ پر کیا ہے وہ مجھ پر لازم ہے، میں پانچ سو دینار ادا کرنے کو تیار ہوں، خدارا! میری زوجہ کا چہرہ کسی نامحرم پر ظاہر نہ کیا جائے۔'' چنانچہ، گواہوں کو روک دیا گیا اور عورت کو واپس بھیج دیا گیا اور جب اسے

یہ بتایا گیا کہ اس کے شوہر نے مہر کی ادائیگی کا اقرار کرلیا ہے تو وہ بڑی حیران ہوئی، پھر جب اسے یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ اس کا شوہر اس قدر غیرتمند ہے کہ اس نے محض اپنی بیوی کی حیا کی لاج رکھتے ہوئے اور اسکے بے پردہ ہوجانے کے خوف سے مہر کی ادائیگی کا اقرار کیا ہے تو شوہر کی غیرت تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں کچھ ایسی پیوست ہوئی کہ اس کے دل کی دُنیا ہی بدل گئی اور وہ یوں گویا ہوئی: سب گواہ ہوجاؤ! میں نے اپنا مہر مُعاف کردیا اب میں دُنیا میں اس کا مطالبہ کروں گی نہ آخرت میں، یہ مہر میرے **غیرتمند شوہر** کو مُبارَک ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک **غیرتمند شوہر** کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کرنے والی زوجہ کے چہرے پر کسی غیر مرد کی نظر پڑے۔ آج کے اس بے پردگی و بے حیائی کے دور میں **غیرتمند شوہر** کی اس حکایت سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے عبرت کے کئی مدنی پھول حاصل ہورہے ہیں، کیونکہ یہ حکایت جہاں اسلامی بھائیوں کے ضمیر کو جَھنجھوڑ جَھنجھوڑ کر یہ احساس دِلا رہی ہے کہ تمہاری وہ غیرت کہاں گئی جس کے تم امین تھے؟ اور تمہاری اس شرم وحیا

[1] ......عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ بعد الثلاثمائۃ، ص ۲۷۵

کا کیا ہوا جس کے تم رکھوالے تھے اور جس کی وجہ سے اَقوامِ عالَم میں تمہارا ایک وقار تھا؟ وہیں اسلامی بہنوں کے لیے بھی درسِ عبرت کا سامان مہیا کر رہی ہے کہ اسلامی بہنوں کی شرم وحیا کا عالَم یہ تھا کہ شرعی تقاضا پورا کرنے کے لیے بھی بے پردہ ہونے کے خیال سے چھُوئی مُوئی کی طرح مرجھا جاتیں اور ان کی روح تک کانپ جایا کرتی۔ مگر ہائے افسوس! صد افسوس! دورِ جدید میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پھیلائی گئی اس فَحاشی وعُریانی نے دُنیا بھر کے مسلمانوں کی غیرت وحیا کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اس بے حیائی کے سَیلِ رَواں میں ہر کوئی خواہی نخواہی (چاہتے اور نہ چاہتے ہوئے) تنکوں کی طرح اس طرح بہہ رہا ہے کہ سنبھلنے کا نام تک نہیں لیتا۔ بعض اوقات کسی کو ہوش تو آتا ہے مگر وہ بے حیائی کی اس دلدل میں اس قدر گہرا دھنس چکا ہوتا ہے کہ نکلنے کی کوئی سبیل نہیں پاتا یا یوں کہہ لیجئے کہ ہوش اس وقت آتا ہے جب پانی سر کے اوپر سے گزر چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ بے حیائی کے اس بہتے دھارے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنا تعلق سلَف صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن سے جوڑ کر ان کی حیاتِ مبارکہ سے ایسے مَدَنی پھول حاصل کریں جن کی روشنی میں ہمیں اس گرداب سے چھُٹکارے کی کوئی صورت نظر آ جائے۔ لہٰذا یاد رکھیے کہ مذکورہ واقعے میں غیرت کا مظاہرہ کرنے والا صرف یہی

ایک شخص نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ اس معاملہ میں سلف صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بھی یہی دستور رہا ہے۔ چنانچہ،

مسلمانوں کی غیرت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' **صفحہ 217** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں کہ اُس پاکیزہ دور کے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کا اندازہ اس واقعے سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس کو علّامہ ابن ہشام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ''**اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ**'' میں درج کیا، آپ لکھتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں مسلمانوں کی ایک عورت چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنی کچھ چیزیں فروخت کرنے کے لیے **بَنِی قَیْنُقَاع** کے بازار میں آئی اس نے اپنا سامان بیچا اور ایک یہودی سُنار کی دکان پر آ کر بیٹھ گئی۔ یہودی نے باتوں باتوں میں بڑی کوشش کی کہ وہ اپنے چہرے سے نقاب کھول دے لیکن اس نے انکار کر دیا پھر اس نے اس خاتون کے ساتھ شرارت کی۔ یہ دیکھ کر یہودی قہقہے لگانے لگے، اس خاتون نے بُلند آواز سے فریاد کی، ایک مسلمان اُس یہودی

زَرگر (سنار) پر جَھپٹا اور اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا، اُس بازار کے یہودی جمع ہو گئے اور اُس مسلمان کو شہید کر دیا اور اِس کے نتیجے میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک زبردست جنگ ہوئی جسے تاریخ میں غزوۂ **بَنُو قَیْنُقَاع** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔[1]

روح کی تازگی

سُبْحَانَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہیں ہمارے اَسلاف اور ان کے کارنامے! ان پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں، بلاشبہ ایسے واقعات سے جہاں ہماری روح کی تازگی کا سامان ہوتا ہے، وہیں یہ درس بھی ملتا ہے کہ ہمارے اَسلاف کس قَدَر غیرتمند تھے اور انہیں اپنی خواتین کی شرم وحیا اور پردے کا کس قدر خیال تھا۔ چنانچہ،

غَیرت مَنْد صَحابی

حضرت سیدنا ابو سائب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرتِ سیِّدُ نا **ابو سعید خدری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر اُن سے ملنے گیا تو دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول ہیں، میں اُن کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، اچانک میں نے گھر کے ایک کونے میں رکھی ہوئی لکڑیوں سے کسی شے کے حرکت

---

[1]...... السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ج ۳، ص ۴۴

کرنے کی آواز سنی، غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک سانپ ہے۔ جب میں اسے مارنے کے لئے بڑھنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا **ابوسعید خدری** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا: کیا تم یہ کوٹھڑی دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو فرمانے لگے کہ اس میں **شَہَنْشاہِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک نوجوان صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رہتے تھے جن کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ (غَزوۂ خَندَق کے موقع پر) ہم سب **رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ خَندَق کی طرف نکل جاتے، دوپہر کو وہ نوجوان صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِجازت لے کر گھر آجاتے تھے۔

ایک دن انہوں نے اِجازت مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہتھیار لے کر جانا کیونکہ مجھے تم پر یہود کے قبیلہ **بَنِی قُرَیْظَہ** (کے حملے) کا ڈر ہے (جو دھوکا دے کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ جب وہ صحابی اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر دونوں پٹوں کے درمیان کھڑی ہے، تو غیرت سے جلال آ گیا اور نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور پُکاری: ”**میرے سرتاج!** مجھے مت ماریئے،

میں بے قُصور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہر نکالا ہے!" چُنانچِہ وہ صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زَہریلا سانپ کُنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔** بے قرار ہو کر نیزے سے سانپ پر حملہ کیا اور اسے نیزے میں پِرَو لیا۔ **زخمی سانپ نے** تڑپ کر اُن کو ڈس لیا جس کے نتیجے میں وہ **غیرتمند صَحابی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی سانپ کے زَہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ (1)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلم معاشرہ تباہی کے دہانے پر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دینِ اسلام کی تعلیمات کے پاسدار، فکرِ آخرت سے سرشار، شرم و حیا اور غیرتِ اسلامی کے شاہسوار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خدمتگار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس قدر غیرت مند تھے جنہیں یہ تک گوارا نہ تھا کہ ان کے گھر کی کوئی عورت دروازے یا کھڑکی میں اس طرح کھڑی ہو۔ مگر جب ہم اپنے معاشرے اور ماحول کو دیکھتے ہیں تو ہر طرف ایک عجیب ہی عالَم دکھائی دیتا ہے، مُسْلِم

(1) ......صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات وغیرھا، الحدیث: ۲۲۳۶، ص ۱۲۲۸

معاشرے کی روح کا کہیں نام ونشان نظر نہیں آتا، ایک طرف بے پردگی کا یہ عالَم ہے کہ اسے برا کہنا تو درکنار برا سمجھنا بھی ختم ہو چکا ہے بلکہ یہ بے پردگی اب عُریانی میں بدل چکی ہے، کیونکہ بے پردگی میں عورت کے چہرے کی نُمائش ہوتی تھی مگر عُریانی میں پورے جسم کی۔ اس لیے کہ کہیں فیشن کے نام پر آستینیں غائب دکھائی دیتی ہیں تو کہیں دوپٹّوں سے محروم خواتین اسلامی تہذیب کا منہ چڑاتی نظر آتی ہیں۔ بَقول اکبرالہ آبادی:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبؔر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے: آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟
کہنے لگیں: ''وہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا''

فساد کی جڑ

اس سارے فساد کی جڑ بنیادی اسلامی علوم، صحابہ کرام اور سلَف صالحین کے مقدّس کردار سے لاعلمی ہے جس کی وجہ فیشن کے نام پر مَغْرِبی تہذِیب کی وہ اندھی تقلید ہے جس نے بے شمار اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ سکول وکالج اور یُونیوَرسٹیز میں کوایجوکیشن (Co Education) کے نام پر نوجوان لڑکے لڑکیوں کی آپس میں دوستی وہَم نَشِینی، گھر میں کام کاج کے بہانے

خادم وخادمہ سے بے تکلُّفی اور دیگر کئی خوشی وغمی کی تقریبات میں مَردوزَن کا آپس میں اِختِلاط، مل جل کر بیٹھنا، باتیں کرنا اور خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد وغیرہ سے بے تکلُّف ہونا کسی سے پوشیدہ نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی یہ کہے کہ اس سَیلِ رَواں کے سامنے بند باندھنا ممکن نہیں یا اس بے حیائی و بے پردگی کو روکنے کی اس میں ہمت و طاقت نہیں تو کیا اس کا ایمان اس قَدر کمزور ہو چکا ہے کہ وہ بُرائی کو بُرائی سمجھنے سے بھی قاصِر ہے، کیونکہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ رَاٰی مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ** جو بُری بات دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے **فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ** اور اگر ہاتھ سے بدلنے پر قادِر نہ ہوتو زبان سے بدل دے یعنی زبان سے اس کا بُرا ہونا ظاہر کردے اور منع کردے **فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ** اور اس کی بھی اِستِطاعت نہ ہوتو دل سے بُرا جانے **وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَان** اور یہ ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہے۔[1]

بے پردگی کے خلاف جنگ کا آغاز

شیطانی کارِندوں کی منصوبہ سازی کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی اس بے حیائی و بے پردگی کے عالَم میں ایک مردِ حق ومُجاہِدِ باصَفا نے اس کے خلاف اعلانِ جنگ

[1]......المسند للإمام احمد بن حنبل، مسند ابي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۴۶۰، ج۴، ص۹۸

فرمایا یعنی پندرھویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب اس بے پردگی کے خلاف جنگ کا آغاز کیا تو ہر طرف بدی کے ایوانوں میں کھلبلی و ہلچل پیدا ہوگئی۔ آپ نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی ایسی مدنی تربیت فرمائی کہ جو بھی تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے سنتوں بھرے مدنی ماحول میں آتا ہے مدنی لباس کی برکت سے پردے کے ساتھ ساتھ **"پردے میں پردہ"** کی ترکیب بنانے لگتا ہے۔

"پردے میں پردہ" کیا ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! شرم و حیا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا بہت بڑا عَطِیّہ ہے جس مرد یا عورت میں یہ جوہر ہوگا وہ فِطری طور پر ہر مَعْیُوب اور شَرم دلانے والی بات سے رُک جائے گا۔ آج کل چونکہ اس قسم کے لباس کا رَواج عام ہے جس سے جسمانی اعضا کے اُبھار صاف اور واضح دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا شرم و حیا کا تقاضا یہ ہے کہ پردے کی جگہ کا اُبھار بھی نظر نہ آئے۔ چنانچہ **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کے لیے پردے میں پردہ کا طریقہ عطا

فرمایا اور وہ یہ ہے کہ بیٹھنے سے قبل کھڑے کھڑے چادر کے دونوں سِرے پکڑ کر ناف سے لیکر قدموں تک پھیلا دیجئے، پھر بیٹھ جائیے اور چادر کا کچھ حصّہ قدموں تلے دبا لیجئے۔ جب اُٹھنا چاہیں تو اِسی طرح دونوں ہاتھوں سے چادر تھامے ہوئے کھڑے ہوں۔ اگر چادر نہ ہو تو اُٹھتے بیٹھتے وقت کُرتے کا دامن اچھی طرح پھیلا لیجئے۔ اس سے چھپانے والے اعضا کے ابھار ظاہر نہیں ہوں گے۔

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پردے میں پردہ کے ساتھ ساتھ اسلام کی مزید حسین بُھولی بِسری یادوں کو ایک بار پھر **آنکھوں کا قفلِ مدینہ** لگانے کی تحریک چلا کر تازہ کر دیا اور یہ مدنی ذہن دیا کہ اس زمانہ میں جہاں ہر طرف بے پردہ خواتین کا اِژدِہام نظر آتا ہے اگر سب کو پردہ نہیں کرا سکتے تو کم از کم اپنی نگاہوں کا **قفلِ مدینہ** تو لگا سکتے ہیں۔ یعنی اپنی نظروں کو تو جُھکا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ آپس کی گفتگو ہو یا درس و بیان، راستے میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ نگاہوں کو جُھکا کر رکھئے تاکہ اس کی برکت سے بے حیائی کے مَناظِر کو دیکھنے سے جان چھوٹ جائے:

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں کا مرے بھائی لگا قفل مدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! شرم وحیا کی پامالی پر ہمیشہ غیرت کا اظہار ہوتا ہے جو ایمان کی علامت ہے۔ چنانچہ،

"غیرت" کے چار حُروف کی نسبت سے غیرت کے متعلق ﴿4﴾ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾......**اِنَّ الْغَیْرَۃَ مِنَ الْاِیْمَان** یعنی غیرت ایمان کا حصہ ہے۔[1]

﴿2﴾......**اِنِّی لَغَیُّوْر** میں بہت زیادہ غیرت مند ہوں **وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّی** مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے اور **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مِنْ عِبَادِہِ الْغَیُوْرَ** بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے غیرت مند بندوں کو پسند فرماتا ہے۔[2]

﴿3﴾......**اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ لِلْمُسْلِمِ فَلْیَغَرْ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمان کے لئے غیرت فرماتا ہے، پس چاہئے کہ مسلمان بھی غیرت مند ہو۔[3]

﴿4﴾......کوئی غیرت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہوتی ہے اور کوئی ناپسند، وہ غیرت جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے وہ شک کے معاملہ میں غیرت کرنا ہے اور جو غیرت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو

---

[1]...... السنن الکبری للبیہقی، کتاب الشھادات، باب الرجل یتخذ الغلام ...... الخ، الحدیث: ٢١٠٢٣، ج١٠، ص٣٨١ ملتقطاً

[2]...... المعجم الاوسط، الحدیث: ٨٤٤١، ج٦، ص١٨٣، مختصراً

[3]...... الجامع الصغیر، الحدیث: ١٩١٨، ص١١٨

ناپسند ہے وہ غیر شک میں غیرت کھانا ہے۔ بعض فخر کے طور پر خود نُمائی کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور بعض کو ناپسند، جن خود نُمائی کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے وہ جہاد کے دوران اَکڑ کر چلنا یا صدقہ دیتے وقت فخر کرنا ہے اور جن کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی ظُلم اور فخر کی حالت میں اِترا کر چلے۔''[1]

غیرت کسے کہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے یہ بھی جان لیتے ہیں کہ غیرت کسے کہتے ہیں؟ چنانچہ حضرت سیِّدُنا سیِّد شریف جرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ''**کِتَابُ التَّعْرِیْفَات**'' میں غیرت کی وضاحت کچھ یوں فرماتے ہیں: **اَلْغَیْرَۃُ کَرَاھَۃُ شِرْکَۃِ الْغَیْرِ فِیْ حَقِّہٖ**۔ یعنی اپنے حق میں غیر کی شرکت کو ناپسند کرنا غیرت کہلاتا ہے۔[2] عمدۃ القاری میں ہے: غیرت دل کی حالت کے تبدیل ہونے کو کہتے ہیں یعنی میاں بیوی کے کسی خاص حق میں کوئی غیر شریک ہوجائے تو دل میں پیدا ہونے والی غیظ وغضب کی کیفیت کو غیرت کہتے ہیں۔[3]

---

[1] ......سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الخیلاء فی الحرب، الحدیث: ۲۶۵۹، ج۳، ص ۶۹

[2] ......کتاب التعریفات، الرقم ۱۰۵۹ الغیرۃ، ص ۱۱۶

[3] ......عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ، ج ۱۴، ص ۱۹۵

غیرت مند کون ہے؟

حضرت علّامہ سیّد محمد بن محمد حُسَینی زَبیدی (مُتَوفّٰی ۱۲۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ غَیّور یعنی غیرت مند وہ ہے جس کے دل میں کسی بات پر غَیظ وغَضَب کی کیفیت پیدا ہوجائے تو وہ اس پر اظہارِ ناراضی کا حق بھی رکھتا ہو۔[1]

اللہ و نبی کی غیرت

حضرت سیِّدنا ابو القاسم عبد الکریم ہوازِن قُشَیری (مُتَوفّٰی ۴۶۵ھ) غیرت کے متعلق رسالہ قُشَیریہ میں کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: ''چونکہ غیرت سے مُراد غیر کی شرکت کو ناپسند کرنا ہے، لہٰذا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی غیرت سے مُراد یہ ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے حق میں غیر کی شرکت کو پسند نہیں فرماتا اور اس کا حق یہ ہے کہ بندہ اسی کی فرمانبرداری کرے۔''[2] جیسا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروردگار کی غیرت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ** بے شک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ غیور ہے **وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ** اور مومن بھی غیرت مند ہے۔ **وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ** اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی غیرت

---

[1] ...... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث، ج ٦، ص ١٥٣

[2] ...... الرسالۃ القشیریۃ، باب الغیرۃ، ص ٢٨٨

اس پر یہ ہے کہ مومن وہ کام نہ کرے جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے۔[1]

نبی کی غیرت کے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مُجدِّدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رِضویہ شریف میں فرماتے ہیں کہ **کسی بھی صفت میں حُضورِ اقدس** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِثْل دوسرا شخص نہیں۔ حُضور کی ایک صفت **"غیرت"** بھی ہے تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **خلقِ خدا میں سب سے زیادہ غیرت مند** ہیں اور خدائے برتر ان سے بڑھ کر غیرت والا ہے۔[2]

تیری غیرت کے نثار اے مرے غیرت والے
آہ صد آہ ! کہ یوں خوار ہو بَرْدہ تیرا

سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: "میں غیرت مند ہوں اور (میرے جدِ امجد) حضرت ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) بھی غیرت والے تھے، جس شخص میں غیرت نہ ہو وہ **مَنْکُوسُ الْقَلْب** ہے۔"[3]

---

[1]……مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب اللعان، الحدیث: ۳۳۱۰، ج۲، ص۲۵۲

[2]……فتاویٰ رضویہ، ج۴، ص۴۸

[3]……المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، الرقم ۲۷۰ باب فی الغیرۃ، الحدیث: ۷، ج۳، ص۴۶۷

مَنْکُوسُ الْقَلْب سے مراد

حضرت علامہ سیّد محمد بن محمد حسینی زَبِیدی (مُتَوَفّٰی ۱۲۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک **مَنْکُوسُ الْقَلْب** سے مراد **دَیُّوث** ہے۔ ①

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 400 صَفحات پر مُشتَمِل کتاب، ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' **صَفْحہ 66** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں کہ ''**دَیُّوث**'' وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی مَحرم پر غَیرت نہ کھائے۔'' ② معلوم ہوا کہ باوُجُودِ قدرت اپنی زَوجہ، ماں بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں اور مخلوط تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں، نامحرم رشتے داروں، غیر محرم ملازموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلُّفی اور بے پردَگی سے مَنع نہ کرنے والے دَیُّوث، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''**دَیُّوث**'' سخت اَخبَث فاسِق (ہے) اور

---

① ...... اتحاف السادة المتقين، كتاب آداب النكاح، الباب الثالث، ج ٦، ص ١٥٦

② ...... دُرِّمُختار، ج ٦، ص ١١٣

فاسقِ مُعلِن کے پیچھے نَماز مکروہِ تحریمی۔ اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کے پیچھے نَماز پڑھنی گناہ اور پڑھی تو پھیرنا واجِب۔'' ①

غیرت ہے تو مرد ورنہ!!!

حضرت علامہ سیّد محمد بن محمد حُسینی زَبِیدی (مُتَوفّٰی ۱۲۰۵ھ) مزید فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق **مَنْکُوسُ الْقَلْب** سے مراد ایسا شخص ہے جو مرد نہیں بلکہ **مُخَنَّث** (ہیجڑا) ہے۔ ②

نہ ہمت کہ محنت کی سختی اٹھائیں
نہ جراٗت کہ خطروں کے میداں میں آئیں
نہ غیرت کہ ذلت سے پہلو بچائیں
نہ عبرت کہ دنیا کی سمجھیں ادائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں غیرت کی دولت سے مالا مال فرمائے کہ جب سے غیرت کا جنازہ نکلا ہے مسلمان زَبوں حالی کا شکار ہیں۔ ان کی نظریں ہمیشہ اَغیار پر رہتی ہیں، ان جیسا بننے کی تگ و دو میں آہستہ آہستہ اسلام سے بھی دور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے شاید

① ……فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج۶، ص ۵۸۳
② ……اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آداب النکاح، الباب الثالث، ج۶، ص ۱۵۶

یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مغربی تہذیب کا یہ عِفْرِیت (دیو) ان کے اہل وعیال کو معاف کر دے گا اور وہ محفوظ رہیں گے۔ مگر یاد رکھیے:

عزت ہے محبت کی قائم اے قیس! حجابِ مَحْمِل سے
مَحمل جو گیا عزت بھی گئی، غیرت بھی گئی لیلا بھی گئی

غیرت میں اعتدال

غیرت کی دوصورتوں میں سے جو غیرت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اپنی بیوی پر بغیر کسی شک وشبہ کے غیرت کھائے۔ گویا کہ مرد ایسی بدگمانی کا شکار ہو جس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سیِّدُنا سُلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے شہزادے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے لختِ جگر! اپنی عورتوں پر غیرت کے معاملے میں حد سے نہ بڑھنا کہ تم اپنی بیوی پر تہمت لگا بیٹھو اور اس طرح اس کی بدنامی کا سبب خود ہی بن جاؤ حالانکہ وہ اس تہمت سے بری ہو۔"[1] ایسا ہی ایک قول امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بھی منقول ہے کہ "اپنی بیوی پر حد سے زیادہ غیرت نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہاری وجہ

---

[1] ......شعب الایمان، باب الخوف من اللہ تعالی، الحدیث: ۸۳۰، ج ۱، ص ۴۹۹

سے بدنام ہو جائے۔“ کیونکہ غیرت کی ایک حد ہے جب بندہ اس حد سے تجاوُز کرتا ہے تو ممکن ہے اس کے ذمہ جو حقوق ہوں ان میں کمی کا مُرتکِب ہو جائے۔ (1)

حجۃُ الاسلام حضرت سیدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں کہ عورتیں سرکش نفس کی طرح ہیں، اگر بندہ ذرا بھر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے تو ہاتھ سے نکل جائیں گی اور حد سے گزر جائیں گی کہ بعض اوقات تدارُک بھی مشکل ہو جائے گا۔

مزید فرماتے ہیں کہ عورتیں صِنْفِ نازک ہیں جن کی ناتوانی کا علاج تحمُّل و برداشت ہے اور ان میں پائی جانے والی کَجی کی دوا تدبیر و حکمت ہے۔ اب مرد کو چاہیے کہ طبیبِ حاذِق کی طرح رہے اور ہر بات کا علاج اس کے وقت پر کرے مگر خیال رکھے کہ صبر و تحمل کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ (2)

بہت ہیں ابھی جن میں غیرت ہے باقی
دلیری نہیں پر حمیت ہے باقی
فقیری میں بھی بوئے ثروت ہے باقی
تہی دست ہیں پر مُروَّت ہے باقی

---

(1) ...... قوت القلوب، الفصل الخامس والاربعون، ج ۲، ص ۴۱۸

(2) ...... کیمیائے سعادت، رکن دوم معاملاتست، باب سیم درآداب زندگانی کردن بازنان، ج ۱، ص ۲۹۹

غیرت میں کمی مذموم ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بندے کی غیرت اس وقت ختم ہوتی ہے جب اس کی آنکھوں کے سامنے خلافِ شریعت کام ہوں اور اس کا خون نہ کھولے یعنی اسے غصہ نہ آئے۔ اس لئے کہ غصے کا نہ آنا یا اس کا اس حد تک کمزور ہوتے جانا کہ رفتہ رفتہ ختم ہی ہوجائے ایک مذموم صفت ہے۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد اول **صفحہ** 200 پر ہے: غصہ میں تفریط یعنی اس قدر کم آنا کہ بالکل ہی ختم ہوجائے یا پھر یہ جذبہ ہی کمزور پڑ جائے، ایک مذموم صفت ہے کیونکہ ایسی صورت میں بندے کی مُرَوَّت اور غیرت ختم ہوجاتی ہے اور جس میں غیرت یا مروّت نہ ہو وہ کسی قسم کے کمال کا اہل نہیں ہوتا کیونکہ ایسا شخص عورتوں بلکہ حَشَرَاتُ الارض (یعنی زمینی کیڑے مکوڑوں) کے مُشابہ ہوتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے اس قول کا یہی معنی ہے: ''جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصہ میں نہ آیا تو وہ گدھا ہے اور جسے راضی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ راضی نہ ہوا تو وہ شیطان ہے۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی حمیّت اور شدت پر ان کی تعریف

فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿1﴾ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (پ۶، المائدۃ: ۵۴) ترجمۂ کنز الایمان: مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔

﴿2﴾ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ۲۶، الفتح: ۲۹) ترجمۂ کنز الایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

اس معاملہ میں غصے کی اس کمی کا نتیجہ یوں ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اپنے حرم یعنی محرم عورتوں مثلاً بہن یا بیوی وغیرہ کے معاملہ میں غیرت کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے اور دوسرے یہ کہ گھٹیا اور کمینے لوگوں سے ذلت پہنچنے اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کا بھی احتمال ہے، حالانکہ یہ سب اِنتہائی بُرا اور قابلِ مُذمّت ہے۔[1]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی یہی غیرت تھی جس نے انہیں اوجِ ثُریّا تک پہنچایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی ان کی تعریف فرمائی، **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر شریعت کے زرّیں اصولوں پر عمل کیا جائے تو یقیناً معاشرے میں پھیلی بے حیائی و بے پردگی کا سدِّ باب ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں اور ام المومنین حضرت سیدتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِ

[1] ...... جھنم میں لے جانے والے اعمال، ج ۱، ص ۲۰۰ تا ۲۰۱

قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) حضرت سیدنا ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ہم دونوں سے) ارشاد فرمایا: **اِحْتَجِبَا مِنْہُ** یعنی پردہ کرلو۔ (ام المومنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں) ہم نے عرض کی: **یارسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اَلَیْسَ اَعْمٰی** کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ **لَا یُبْصِرُنَا وَلَا یَعْرِفُنَا** وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد نے فرمایا: **اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا** کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ **اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ** کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھ سکتیں؟[1]

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟

امیر المومنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان

[1] ……سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال، الحدیث: ۲۷۸۷، ج۴، ص ۳۵٦

کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ نے پوچھا: "ذرا یہ تو بتاؤ کہ عورت کے لئے سب سے بہتر شے کیا ہے؟" سب خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں گھر گیا تو سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اس کے متعلق پوچھا کہ ایک عورت کے لئے سب سے بہتر شے کونسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: **"ایک عورت کے لئے سب سے بہتر شے یہ ہے کہ وہ کسی مرد کو دیکھے نہ کوئی مرد اُسے دیکھے۔"** (۱)

امامِ اجلّ حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی کتاب مُستَطاب **قُوتُ القلوب** میں فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دیواروں کے سوراخ اور روشن دان بند کر دیا کرتے تھے تا کہ عورتیں مردوں کو نہ دیکھ سکیں۔ یہاں تک کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی بیوی کو دیوار میں موجود روشن دان سے جھانکتے دیکھا تو خوب ناراضی کا اظہار فرمایا۔ (۲)

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے کہ عورتوں کو ضرورت سے زائد کپڑے مت بنا کر دو کہ جب خوبصورت کپڑوں کی مقدار زیادہ ہوگی تو ان کے دل میں باہر جانے کی آرزو انگڑائیاں لے گی۔ (۳)

---

[۱] ……البحر الزخار، الحدیث: ۵۲۶، ج ۲، ص ۱۵۹

[۲] ……قوت القلوب، ج ۲، ص ۴۱۸

[۳] ……المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، باب فی الغیرۃ، ج ۳، ص ۴۶۷

چادر اور چار دیواری

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ عورت کے لیے چادر اور چار دیواری ہی بہتر ہے۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 400 صَفحات پر مُشتمِل کتاب، ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' **صَفْحہ 159** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟** کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اِس میں عُلَمائے کرام کا اپنا کوئی ذاتی مَفاد نہیں۔ یہ دنیا کے کسی عالمِ دین کا نہیں، **ربُّ الْعٰلَمِین** جَلَّ جَلَالُہ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ٢٢، الاحزاب: ٣٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیّت کی بے پردَگی۔

دیکھا آپ نے! عورت کیلئے **چادر اور چار دیواری** کا حکم کسی عام شخص کا نہیں، ہم سب کے پالنے والے ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی ہے۔[1]

[1]...... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ١٥٩

عورت، عورت ہے

حضرت سیدنا حافظ **عبد اللہ** بن محمد بن ابی شَیْبَہ کوفی (**مُتَوَفّٰی** ۲۳۵ھ) نے ایک روایت نقل کی ہے کہ" عورت سر سے لے کر پاؤں کے ناخنوں سمیت عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے۔"

مزید نقل فرماتے ہیں کہ" عورتوں کو چار دیواری میں ہی رہنے دو کیونکہ عورت، ''**عَوْرَتْ**'' (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو جدھر سے بھی گزر رہی ہے ہر ایک کے دل کو بھا رہی ہے۔"[1]

بے پردہ عورتوں کو دیکھنا شیطانی کام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بے پردہ عورتوں کو دیکھنا شیطانی کام ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس سے منع فرمایا ہے اور جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرے یقیناً شیطان کا پیروکار ہے۔ اور اس سے بچنے کا واحد حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکی رہیں۔ چنانچہ،

مردوں کے نگاہیں جھکائے رکھنے کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] ...... المصنف لابن ابی شیبة، کتاب النکاح، الرقم ۲۷۰ باب فی الغیرة، الحدیث: ۴، ۲، ج ۳، ص ۴۶۷

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ (پ۱۸، النور: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس طرح ہمیں قرآنِ کریم پر عمل کر کے دکھایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پس نگاہیں نیچی رکھنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری ادا بھی۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ مبارک اکثر زمین کی طرف جھکی رہتیں۔ [1]

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

اور عورتوں کے نگاہیں جھکائے رکھنے کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ (پ۱۸، النور: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

اچانک نظر کا حکم

موجودہ دور میں بے پردگی جس قدر عام ہو چکی ہے اس سے بچنا مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ یاد رکھئے کہ اگر اچانک کسی بے پردہ خاتون پر نظر پڑ جائے تو

[1]……الشمائل المحمدیۃ للترمذی، الحدیث: ۷، ص ۲۳ ملتقطاً

فوراً اپنی نگاہوں کو جھکا لیجئے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا جریر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچانک اٹھنے والی نظر کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ فوراً اپنی نگاہوں کو جھکا لیا کرو۔[1]

حضرت سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پہلی مرتبہ دیکھنا خطا، دوسری مرتبہ دیکھنا ارادہ اور تیسری مرتبہ دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ مومن کا کسی عورت کے حسن کو دیکھنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر اور ثواب کی نیت سے اجتناب کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی وہ حلاوت ولذت بھی پائے گا۔“[2]

آنکھ کی بدکاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام دینِ فطرت ہے اور اس نے خانگی ومعاشرتی زندگی کا حسن برقرار رکھنے کے لیے اپنے ماننے والوں کو زندگی گزارنے

---

[1] ……سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غض البصر، الحدیث: ۲۱۴۸، ج ۲، ص ۳۵۷

[2] ……حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۳۸ حدیر بن کریب، الحدیث: ۷۹۸۱، ج ۶، ص ۱۰۷

کے بے شمار مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ پس عورت کی عزت وعصمت کی حفاظت چار دیواری ہی میں ہے اور اگر باَمرِ مجبوری چار دیواری سے نکلنا بھی پڑے تو چادر سے کبھی نہ نکلے یعنی ہرگز بے پردگی نہ کرے اور مرد بھی عورت کو دیکھنے سے بچیں کہ نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے کیونکہ گناہ کی ابتدا نظر سے ہی ہوتی ہے۔ نہ جانے یہ گناہ کہاں سے کہاں لے جائے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ **آنکھ کی بدکاری بدنگاہی ہے۔**[1] یہ روایت دعوتِ فکر دے رہی ہے کہ بدنظری کس قدر قابلِ مذمت ہے۔

آنکھوں کی حفاظت نہ کرنے کا نقصان

اگر ہم اپنی نگاہوں کو آزاد چھوڑ دیں گے تو ہوسکتا ہے کہ بے فائدہ اور فضول اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیں اور پھر رفتہ رفتہ یہ حرام پر بھی پڑنا شروع ہو جائیں۔ اب اگر قصداً حرام پر نظر ڈالیں گے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ممکن ہے کہ دل حرام شے پر فَریفتہ ہو جائے اور ہم تباہی کا شکار ہو جائیں کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ بعض اوقات بندہ کسی شے پر نظر ڈالتا ہے تو اس سے اس طرح اثر قبول کرتا ہے جس طرح چمڑہ عملِ دباغت سے رنگ کو۔[2] اور اگر اس طرف دیکھنا حرام نہ ہو بلکہ مباح ہو تو

---

[1] ……شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، الحدیث: ۷۰۶۰، ج۵، ص ۳۹۴

[2] ……منہاج العابدین، الفصل الاول العین، ص ۶۲

ہوسکتا ہے کہ ہمارا دل مشغول ہو جائے اور اس کے سبب دل میں طرح طرح کے وسوسے اور خطرات آنے شروع ہو جائیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم وسوسے کی چیزوں تک نہ پہنچ سکیں مگر وسوسوں کا شکار ہو کر نیکیوں سے محروم ہو جائیں لیکن اگر ہم نے کسی طرف اِلتفات ہی نہ کیا تو اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ بہت سے فتنوں، وسوسوں اور خطرات سے محفوظ رہیں گے اور اپنے اندر راحت و نشاط محسوس کریں گے۔

آنکھوں کو بدنگاہی سے محفوظ رکھنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر برائیوں سے بچنا اور نیکیوں بھرا ماحول اختیار کرنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے کہ اس کا مدنی مقصد ہی یہ ہے کہ" مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اور اپنی اصلاح کے عظیم جذبے کے تحت روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرنے کا معمول بنالیجئے ،اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے ، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ چنانچہ،

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ 72 مدنی انعامات میں نگاہوں کی حفاظت کے لئے 4 مدنی پھول ملاحظہ فرمایئے:

......کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہَر) T.V ،V.C.R یا Internet وغیرہ پر **فِلمیں، ڈِرامے** اور **گانے باجے** یا گناہوں بھری خبریں دیکھنے یا سننے سے بچنے کی کوشش فرمائی؟ نیز آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اَوقات کے علاوہ کم از کم 12 **مِنَٹ آنکھیں** بند رکھیں؟

......کیا آج آپ نے راہ چلتے وقت اور گاڑی میں سفر کے دَوران **آنکھوں کا قُفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے اکثر نگاہیں نیچی رکھیں؟ نیز بلاضَرورت (گھر میں اور باہَر بھی) اِدھر اُدھر دیکھنے، سائن بورڈ وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بچنے کی کوشش کی؟

......کیا آج آپ نے اپنے گھر کے برآمدوں سے (بِلاضَرورت) باہَر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے **گھروں کے اندر جھانکنے** سے بچنے کی کوشش کی؟

......آج آپ نے کسی سے بات کرتے وَقت اپنی **نَظر نیچی** رکھی یا مخاطَب کے چہرے پر گاڑے رہے؟ (نیچی نگاہوں کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ١٢ مِنَٹ **قفلِ مدینہ کا عینک** استعمال فرمائیے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں پاکیزہ ہوں گی تو دل بھی پاکیزہ ہوگا ورنہ یاد رکھئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ چنانچہ،

بدنگاہی کی ہاتھوں ہاتھ سزا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے بیعت لے رہے تھے، ایک شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا، اس نے آتے ہی دُوہائی دینی شروع کردی: ''یارسول **اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ہلاک و برباد ہو گیا۔'' سرورِ کونین، دُکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: ''کیا ہوا؟ کس شے نے تجھے ہلاکت میں ڈالا؟'' عرض کرنے لگا: ''میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے نکلا تو راستے میں ایک عورت میرے پاس سے گزری، میں نے اس کی طرف دیکھا تو بس دیکھتا ہی چلا گیا اور اچانک میرے سامنے ایک دیوار آ گئی جس نے میرا یہ حال کر دیا جسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ فرما رہے ہیں۔'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس کی سزا دے دیتا ہے۔'' [1]

---

[1] ......مجمع الزوائد، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، الحدیث: ۱۷۴۷۰، ۱۷۴۷۱، ج۱۰، ص۳۱۳

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہر وقت نِگاہیں نیچی رکھی جائیں تو بدنگاہی وغیرہ سے بچنے کے ساتھ ساتھ سینہ وسوسوں سے اور دل خطرات و آفات سے سلامتی میں رہے گا اور نیکیوں میں بھی خوب خوب اضافہ ہوگا۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ جب خود اپنی اصلاح کا جذبہ پیدا ہوگا تو یقیناً اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کی اِصلاح کی بھی کوشش کریں گے۔ کیونکہ جو لوگ باوُجُودِ قُدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے مَنْع نہ کریں وہ ''**دَیُّوث**'' ہیں۔

اگر مَرد اپنی حیثیت کے مطابق مَنْع کرتا ہے اور بے پردَگی سے روکنے کے شَرعی تقاضے اس نے پورے کئے ہیں اور وہ نہیں مانتیں تو اِس صورت میں مرد پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ ''**دَیُّوث**''۔ پس حتَّی الاِمکان بے پردَگی وغیرہ کے مُعَاملہ میں عورتوں کو روکا جائے مگر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زَوجہ یا ماں بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمْن ہی تہ و بالا ہو کر رہ جائے۔ ①

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرد گھر کا سربراہ ہوتا ہے جب وہ گھر میں رہنے والے افراد کے ساتھ پیار و محبت اور حُسنِ اخلاق سے پیش آئے گا تو اہلِ

---

① ...... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۵ تا ۶۷

خانہ کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی اور وہ جو بھی کام کرنا چاہے گا نہ صرف آسانی ہوگی بلکہ اس کی بات کو اہمیت بھی دی جائے گی۔ لٰہذا مرد کو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو حکمت عملی سے پردہ کرنے کا ذہن دے کیونکہ عورت کے مُتعلّق ایک روایت میں **رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم** صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورتوں کے ساتھ اچھا سُلوک کرو کیونکہ عورت پسلی کی ہڈّی سے بنائی گئی ہے اور پسلی میں اوپر والا حصّہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرتے رہو۔“ (1)

اس صِنْفِ نازُک پر آگ بگُولہ نہ ہوں بلکہ اس کے ساتھ اَحسن انداز میں نِبھانے کی کوشش کیجئے۔ بہن ہو یا بیٹی یا اپنے بچوں کی امّی سب ہی کو پردے کی تلقین و ترغیب دی جائے۔ (2) گھر میں **مَدَنی ماحول** بنانے کے لئے **شیخ طریقت، امیر اہلسنّت** کے عطا کردہ اُنّیس مدنی پھولوں پر حکمت بھرے انداز میں بتدریج عمل کی برکت سے مدنی ماحول کی بہاریں نظر آئیں گی۔

---

(1)......صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم، الحدیث: ۳۳۳۱، ج ۲، ص ۴۱۲

(2)......اس سلسلے میں امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صفحات پر مشتمل کتاب، ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ کا مطالعہ فرمالیجئے۔

”یاربِّ کریم! ہمیں مُتَّقی بنا“ کے اُنِّیس حُرُوف کی نسبت سے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھول

(1)……گھر میں آتے جاتے بُلند آواز سے سلام کیجئے۔

(2)……والِد یا والِدہ کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔

(3)……دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

(4)…… والِدَین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملائیے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔

(5)……ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

(6)……سنجیدگی اپنائیے۔ گھر میں تُوتُکار، اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادَتیں ہوں تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تلافی کر لیجئے۔

(7)……گھر میں اور باہَر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

(8)……ماں بلکہ بچّوں کی اَمّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی ''آپ'' کہہ کر ہی مخاطِب ہوں۔

(9)……اپنے محلّے کی مسجِد میں نمازِ عشا کی جماعت کے وَقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔کاش! تہجُّد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) **مُیَسَّر** آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(10)……گھر کے افراد میں اگر نَمازوں کی سُستی، بے پردَگی، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اگر آپ سرپرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالِب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائیگی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے، سب کو نرمی کے ساتھ **مکتبۃُ المدینہ** سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں سنایئے اور مَدَنی چینل دکھایئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی نتائج برآمد ہوں گے۔

(11)……گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، **صَبْر صَبْر** اور **صَبْر**

کیجئے، اگر آپ زَبان چلائیں گے تو گھر میں ''مَدَنی ماحول'' بننے کی اُمّید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔

(12)......مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ **فیضانِ سنّت** کا درس ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

(13)...... اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخِرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''**اَلدُّعاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ** یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔''[1]

(14)......سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِع شَرعی نہ ہو۔

(15)......**مسائلُ القُراٰن صَفحہ** 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دعا اوّل و آخر ایک مرتبہ دُرُود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بال بچّے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں **مَدَنی ماحول** قائم

---

[1]......المستدرک للحاکم، الحدیث: ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲

ہوگا: (دُعا یہ ہے:) (اَللّٰھُمَّ) [1] رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ [2]

(16)......نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 تا 21 دن تک روزانہ اس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیے کہ اس کی آنکھ نہ کھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ لا فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ [3] (اوّل وآخر، ایک بار دُرُود شریف) یاد رہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(17)......نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصولِ مُراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے "**یَا شَهِیْدُ**" 21 بار پڑھیے

---

[1]......"اَللّٰھُمَّ" آیتِ قرانی کا حصّہ نہیں۔

[2]......ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے ربّ! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔ (پ ۱۹، الفرقان ۷۴)

[3]......ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔ (البُرُوج: ۲۱، ۲۲)

(اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)۔

(18)...... **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ **مَدَنی اِنعامات** کا نِفاذ کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے گھر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو جائیگا۔

(19)...... پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کے لئے بھی دُعا کیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں **مَدَنی ماحول** بننے کی ''مَدَنی بہاریں'' سننے کو ملتی ہیں۔

امین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بے پردگی سے توبہ

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب پردے کے بارے میں سوال جواب کے صفحہ ۳۱ پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچّھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب اِستقامت

نہیں مل پاتی۔ اپنا مَدَنی ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے۔ **سُبحٰنَ اللّٰہ**! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور بَرَکتیں ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ماحول میں رَچنے بَسنے کی برکت سے متعدد اسلامی بہنوں کو شرعی پردہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ ایسی ہی ایک بہار سنئے۔ چنانچہ،

پنجاب (پاکستان) کی ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے ٹی وی پر فلمیں ڈِرامے دیکھنے کی عادی تھی، بازار وغیرہ جانے کے لئے بے پردہ ہی نکل کھڑی ہوتی، نَماز بھی نہیں پڑھتی تھی۔ یُوں میرے صبح وشام غفلت ومَعصیت میں بسر ہورہے تھے۔ ایک بار کسی نے مجھے **مکتبۃُ المدینہ** سے جاری ہونے والے سُنّتوں بھرے بیانات کے کیسٹ دیئے، میں نے انہیں سُنا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں خوابِ غفلت سے بیدار ہوگئی۔ ان بیانات کی برکت سے مجھے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوئی، عشقِ رسول کا جذبہ ملا اور میں نَمازی بن گئی، میں نے اپنے تمام گناہوں بالخصوص بے پردَگی سے پکّی توبہ کرلی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی

بُرقع میرے لباس کا حصّہ بن گیا۔ وہ بے لگام زَبان جو پہلے گانے گُنگنانے میں مصروف رہتی تھی اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعتِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنانے لگی۔ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کی خادِمہ کے طور پر سُنّتوں کی خدمت کی سَعادت حاصل کررہی ہوں۔

کٹی ہے غفلتوں میں زندگانی
نہ جانے حشر میں کیا فیصلہ ہو
الٰہی ہوں بہت کمزور بندی
نہ دنیا میں نہ عُقبیٰ میں سزا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

{1}...... **القران الکریم**: کلامِ الٰھی، مکتبۃ المدینہ کراچی

{2}...... **ترجمہ قران کنز الایمان**: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ، کراچی

{3}...... **صحیح البخاری**: امام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

﴿4﴾...... **صحیح مسلم:** امام مسلم بن حجاج قشیری متوفّٰی ٢٦١ھ، دار ابن حزم، بیروت

﴿5﴾...... **سنن الترمذی:** امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی متوفّٰی ٢٧٩ھ، دار المعرفہ، بیروت

﴿6﴾...... **سنن ابی داود:** امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی متوفّٰی ٢٧٥ھ، دار احیاء التراث العربی بیروت

﴿7﴾...... **المسند:** امام احمد بن محمد بن حنبل متوفّٰی ٢٤١ھ، دار الفکر، بیروت

﴿8﴾...... **المستدرک علی الصحیحین:** امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفّٰی ٤٠٥ھ، دار المعرفہ، بیروت

﴿9﴾...... **المعجم الکبیر:** امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ٣٦٠ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت

﴿10﴾...... **المعجم الاوسط:** امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ٣٦٠ھ، دار الکتب العلمیة

﴿11﴾...... **مجمع الزوائد:** حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی متوفّٰی ٨٠٧ھ، دار الفکر، بیروت

﴿12﴾...... **الفردوس بمأثور الخطاب:** حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفّٰی ٥٠٩ھ، دار الفکر، بیروت

﴿13﴾...... **الجامع الصغیر:** امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی متوفّٰی ٩١١ھ، دار الکتب العلمیة

{14}...... **البحر الزخار**: امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار متوفّٰی ۲۹۲ھ، مکتبة العلوم والحکم

{15}...... **المصنف لابن أبی شیبه**: حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبة عبسی متوفّٰی ۲۳۵ھ، دار الفکر بیروت

{16}...... **دلائل النبوة**: امام احمد بن حسین بن علی بیهقی متوفّٰی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت

{17}...... **شعب الایمان**: امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی متوفّٰی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیه

{18}...... **السنن الکبری للبیهقی**: امام ابوبکر احمد بن حسین بیهقی متوفّٰی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیة

{19}...... **السیرة النبویة لابن هشام**: ابو محمد عبد الملک بن ہشام ۲۱۳ھ، دار المعرفة بیروت

{20}...... **الشمائل المحمدیة للترمذی**: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفّٰی ۲۷۹ھ، دار احیاء التراث العربی

{21}...... **حلیة الاولیاء**: حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ شافعی متوفّٰی ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت

{22}...... **عیون الحکایات**: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ، دار الکتب العلمیة

{23}...... **قوت القلوب**: شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی متوفّٰی ۳۸۶ھ، دار الکتب العلمیة بیروت

{24}...... **کیمیائے سعادت:** ابوحامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ، برادرانِ علمی

{25}...... **منهاج العابدين:** ابوحامد امام محمد بن محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ، دار الكتب العلمية

{26}...... **اتحاف السادة المتقين:** علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی متوفّٰی ۱۲۰۵ھ، دار الكتب العلمية

{27}...... **الرسالة القشيرية:** امام ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیری متوفّٰی ۴۶۵ھ، دار الكتب العلمية

{28}...... **كتاب التعريفات:** السيد الشريف الجرجانی الحنفی متوفی ۸۱۶ھ، دار المنار

{29}...... **درّ مُختار:** علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفّٰی ۱۰۸۸، دار المعرفة، بیروت

{30}...... **فتاوٰی رضویہ:** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان حنفی متوفّٰی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

{31}...... **جہنم میں لے جانے والے اعمال:** شیخ الاسلام علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی متوفّٰی ۹۷۴ھ، مکتبۃ المدینہ، کراچی

{32}...... **پردے کے بارے میں سوال جواب:** ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی، مکتبۃ المدینہ، کراچی

فہرست

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
دُرُود شریف کی فضیلت	1	غیرت ہے تو مردورنہ!!!!	19
غیرت مند شوہر	2	غیرت میں اعتدال	20
مسلمانوں کی غیرت	6	غیرت میں کمی مذموم ہے	22
روح کی تازگی	7	عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے؟	24
غَیرت مَنْد صَحابی	7	چادر اور چار دیواری	26
مسلم معاشرہ تباہی کے دہانے پر	9	عورت، عورت ہے	27
فساد کی جڑ	10	بے پردہ عورتوں کو دیکھنا شیطانی کام ہے	27
بے پردگی کے خلاف جنگ کا آغاز	11	اچانک نظر کا حکم	28
"پردے میں پردہ" کیا ہے؟	12	آنکھ کی بدکاری	29
آنکھوں کا قفلِ مدینہ	13	آنکھوں کی حفاظت نہ کرنے کا نقصان	30
"غیرت" کے چار حروف کی نسبت		آنکھوں کو بدنگاہی سے محفوظ رکھنے کا طریقہ	31
سے غیرت کے متعلق ﴿4﴾ فرامین	14	بدنگاہی کی ہاتھوں ہاتھ سزا	33
مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم		"یاربِّ کریم! ہمیں مُتَّقی بنا" کے اُنّیس	
غیرت کسے کہتے ہیں؟	15	حُرُوف کی نسبت سے گھر میں مَدَنی ماحول	36
غیرت مند کون ہے؟	16	بنانے کے 19 مَدَنی پھول	
اللہ و نبی کی غیرت	16	بے پردگی سے توبہ	40
مَنْکُوسُ الْقَلْب سے مراد	18	ماخذ و مراجع	42

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری کے تحریری بیانات

طبع شدہ

﴿1﴾......فیضانِ مرشد	﴿2﴾......احساسِ ذمہ داری
﴿3﴾......جنت کی تیاری	﴿4﴾......وقفِ مدینہ
﴿5﴾......مدنی کاموں کی تقسیم	﴿6﴾......مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے
﴿7﴾......مدنی مشورے کی اہمیت	﴿8﴾......سود اور اس کا علاج
﴿9﴾......سیرتِ سیدنا ابو الدرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	﴿10﴾...... پیارے مرشد
﴿11﴾......برائیوں کی ماں	﴿12﴾......فیصلہ کرنے کے مدنی پھول
﴿13﴾......غیرت مند شوہر	

عنقریب آنے والے تحریری بیانات

﴿1﴾......صحابی کی انفرادی کوشش	﴿2﴾......کامل پیر و مرید
﴿3﴾...... پیر پر اعتراض منع ہے	﴿4﴾......امیر اہلسنت کی دینی خدمات
﴿5﴾......ہمیں کیا ہو گیا ہے؟	﴿6﴾......امیر اہلسنت اور دعوتِ اسلامی

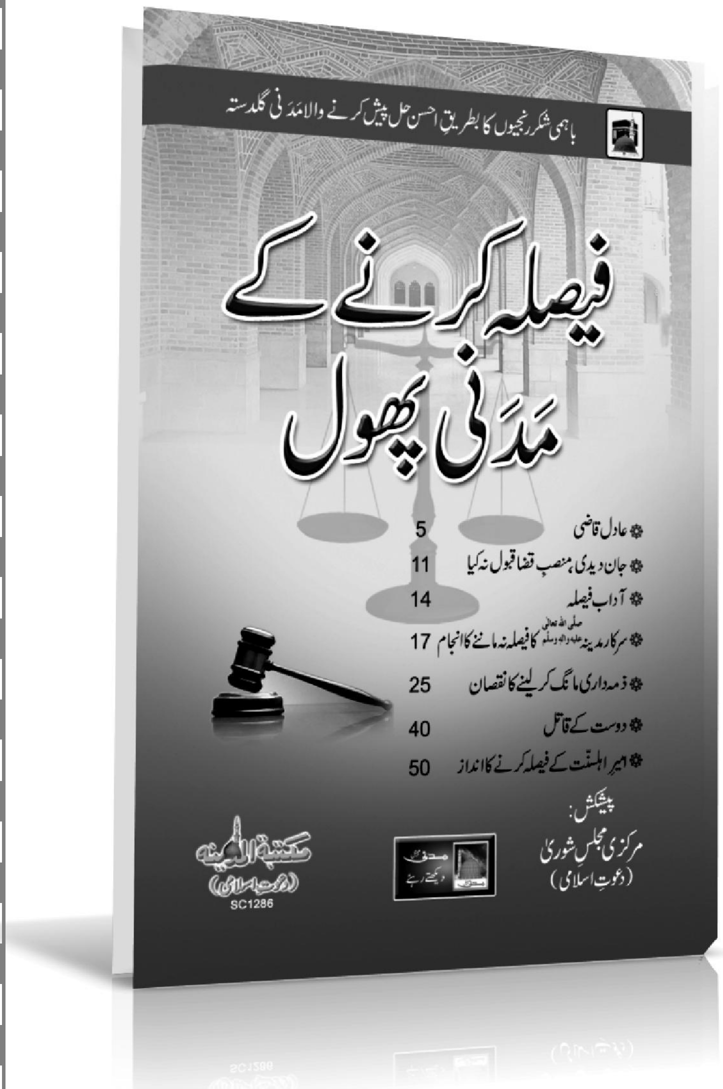
باہمی شکر رنجیوں کا بطریقِ احسن حل پیش کرنے والا مَدَنی گلدستہ
فیصلہ کرنے کے
مَدَنی پھول
عادل قاضی 5
جان دیدی، منصبِ قضا قبول نہ کیا 11
آدابِ فیصلہ 14
سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کا فیصلہ نہ ماننے کا انجام 17
ذمہ داری مانگ کر لینے کا نقصان 25
دوست کے قاتل 40
امیرِ اہلسنّت کے فیصلہ کرنے کا انداز 50
پیشکش:
مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-436245
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ، کالج روڈ، بالمقابل جامع مسجد غوثیہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net